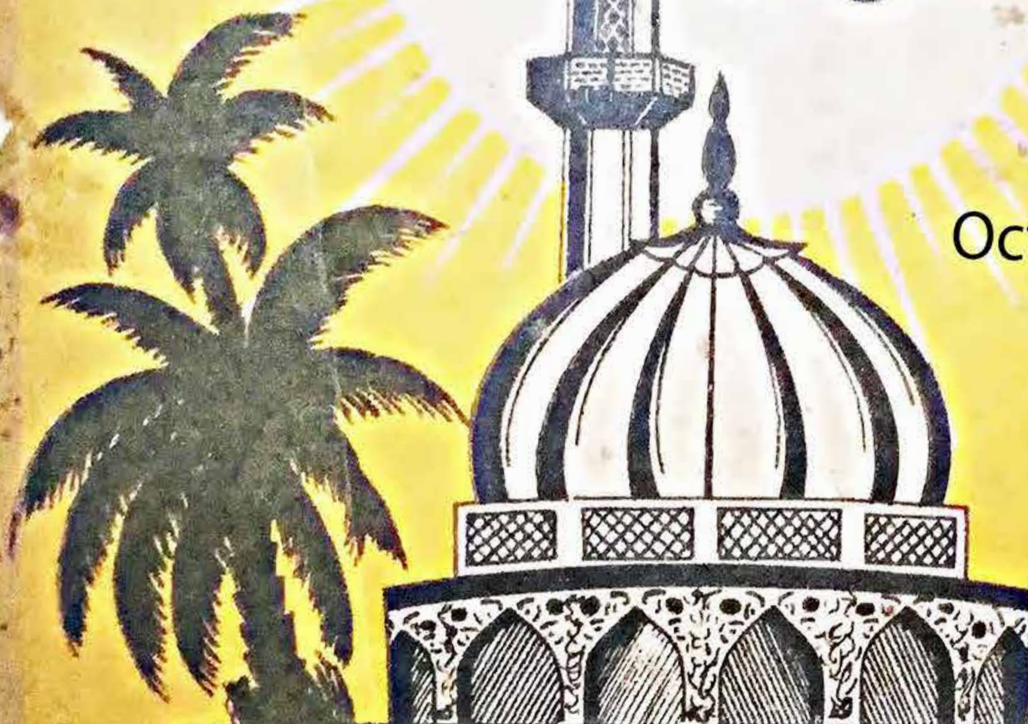
المؤسس تحفۃ الکاملین امام الواصلین امیر ملت حضرت مولانا
الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور



October 1963

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضِ روحانی اعلیٰحضرت عظیم البرکت سراج الملت والدین مولانا الحاج حافظ علامہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب
بسرپرستی زبدۃ العارفین شمس الملت عالیجناب مولانا الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم
بظلِ حمایت زبدۃ العارفین معین الملت مولانا الحاج حافظ پیر سید جمید حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علیپوری

انجمن خدام الصوفیہ
کا
دینی۔ مذہبی۔ شریعت و طریقت کا علمبردار
صوفیائے کرام کی جان اور علمائے امت کا
مرغوبِ قلب رسالہ

ماہنامہ انوار الصوفیہ
قصور

اکتوبر ۶۲ء ربیع الآخر ۸۲ھ

جلد ۵۶	شمارہ ۲

• نگران •
منبعِ رشد و ہدایت مولانا الحاج علامہ
پیر سید اختر حسین شاہ صاحب علی پوری

• مدیر معاون •
مولانا عبد العزیز صاحب مرتضائی قصوری

اس شمارہ میں

بدلِ اشتراک

سالانہ چندہ	۵/- روپے
معاونین سے	۲۰/- "
سرپرستوں سے	۳۰/- "

مقامِ اشاعت
قصور، کوٹ عثمان خان

(غلام رسول گوہر ایڈیٹر پبلشر نے لاہور آرٹ پریس نئی انارکلی لاہور سے چھپوا کر کوٹ عثمان خان قصور ضلع لاہور سے شائع کیا)

اداریہ

خدا کے لئے اس کو ضرور پڑھیئے

ہر ماہ رسالہ "انوار الصوفیہ" کے پڑھنے والوں کی رسالہ نہ ملنے سے متعلق جو خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں ہم فوراً رجسٹر سے پڑتال کرتے اور دیکھتے ہیں کہ یہ شکایت اس لئے ہے کہ ہم نے سرے سے ان کو رسالہ پوسٹ نہیں کیا یا اس لئے کہ رسالہ راستے میں ڈاک چوروں کے ہتھے چڑھ گیا ان دونوں صورتوں سے کوئی صورت بھی ہو شکایت کنندہ کے نام ہم دوبارہ بلکہ بسا اوقات سہ بارہ بھی رسالہ ارسال کر دیتے ہیں۔ جرائد اور رسائل کے جتنے بھی ادارے چل رہے ہیں ان کا یہی اصول ہے کہ خریدار جس تاریخ میں اس کو رسالہ ملا کرتا ہے۔ اگر اس تاریخ پر اس کو رسالہ نہ ملے تو وہ چار دن اور انتظار کرنے کے بعد دفتر کو اپنے چٹ نمبر کے حوالہ سے ایک پوسٹ کارڈ لکھتا ہے۔ دفتر والے فوراً اس کے نام دوبارہ رسالہ جاری کر دیتے ہیں۔

ہمارے بعض کرم فرما اس اصول کے پابند نہیں ان کو کئی ماہ تک رسالہ نہیں ملتا اور وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ ہم نے ان کو رسالہ پوسٹ ہی نہیں کیا۔ اور غصے میں کئی مہینے خاموش رہتے ہیں۔ جب ہم ان کو اختتام سال کے بعد دوسرے سال کے چندہ کی بابت اطلاع دیتے ہیں تو یہ فرما کر چندہ دینے سے انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے ان کو سال میں صرف دو تین رسالے بھیجے ہیں۔ اس کے بعد ان کو کوئی رسالہ نہیں ملا۔ یا جب وہ علی پور شریف حاضر ہوتے ہیں تو حضرت صاحب سے شکایت کر لیتے ہیں کہ ہم نے چندہ دے دیا تھا مگر رسالہ ہمیں نہیں ملتا'

۱۵ ستمبر کو میں علی پور شریف حاضر ہوا تو جناب جوہر الملت علامہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ رسالہ نہ ملنے کی شکایت بہت لوگ کر رہے ہیں۔ اس کا ازالہ ہونا ضروری ہے میں نے عرض کی حضور جتنے رسالے چھپواتا ہوں سب پر اپنے قلم سے ایڈریس لکھ کر بوریاں بھر کر ڈاکخانہ میں بھجوا دیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ جن صاحبان کو رسالہ نہیں ملتا ان کو کیوں نہیں ملتا۔ ان کے رسالوں پر کوئی سماوی آفت نازل ہوتی ہے یا ارضی۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ رسالوں کو چھپوا کر میں ان کو خود اپنے گھر میں رکھ لیتا ہوں۔ ہاں اگر کوئی کھانے پینے کی چیز ہو تو ایسا ہونے کا امکان بھی ہے۔ مگر ان رسالوں کے متعلق تو کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کباڑیوں کے پاس ردی کے بھاؤ میں فروخت کر دیتا ہوں۔ اس لئے کہ مذہبی رسالوں کو کباڑی بھی نہیں خریدتے۔ اس شکایت کے ازالہ کی صرف ایک ہی

صورت ہے کہ رسالہ نہ ملنے سے ہمیں آگاہ کر دیا جائے
کئی حضرات ایسے بھی ہیں کہ بار بار اعلان کرنے کے باوجود کہ رسالہ کے لئے جب خط لکھو تو چٹ
نمبر کا حوالہ دو۔ وہ چندہ ارسال کرتے وقت یا شکایت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہیں دیتے اس
پر بھی میرے اور جناب جوہر الملت نگران اعلیٰ "انوار الصوفیہ" کے مابین تبادلہ خیال ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کئی لوگوں
کو اتنی لیاقت اور سوجھ بوجھ ہی نہیں کہ وہ چٹ نمبر کو یاد رکھیں، بلکہ چٹ نمبر کے مفہوم تک کو نہیں جانتے، جب
رسالہ ان کے پاس پہنچتا ہے تو فوراً چٹ کو پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں اور نمبر ضائع کر دیتے ہیں۔ حاضرین
مجلس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، کیوں بھئی ٹھیک ہے نا، سب نے یک زبان ہو کر کہا بالکل سولہ آنے ٹھیک
ہے۔ بھلا مریدوں کی کیا مجال کہ پیر صاحب کے دعویٰ اور قول پر شہادت نہ دیں۔ اس کا علاج
آپ نے یہ بتایا کہ بہت جلد حروفِ تہجی کی ترتیب سے خریداروں کا رجسٹر تیار کیا جائے۔ چنانچہ اب میں
حسبِ ارشاد حروفِ تہجی کے لحاظ سے رجسٹر مرتب کر رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ جب خریدار یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسالہ نہیں ملا۔ تو تم مجھے کیوں نہیں بتاتے
کہ فلاں شخص چندہ نہیں دیتا یا وہ رسالہ کی خریداری سے انحراف و انکار کر رہا ہے۔ جن لوگوں نے
سال کے ختم ہونے کے بعد چندہ ادا نہیں کیا اور خواہ مخواہ تاخیر کر رہے ہیں یا جنہوں نے رسالہ
کی خریداری سے انکار کیا ہے ان کی فہرست بھی جلد مرتب کر کے مجھے بھیج دو تاکہ میں خود ان کو چندہ
کے لئے اور رسالہ سے وابستہ رہنے کے لئے لکھوں۔ حسبِ ارشاد ایسے حضرات کی فہرست بنا کر
اسی ہفتہ میں خدمتِ عالیہ میں پیش کر دوں گا۔ اور اسی اشاعت سے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ
جن حضرات کا چندہ ختم ہو گیا ہے ان کے نام کی فہرست ہر ماہ رسالہ میں دے دی جایا کرے تاکہ
حضور رسالہ میں ہی ایسے لوگوں سے متعارف ہو جایا کریں۔

میں ہر ماہ جن خریداروں کا چندہ اس ماہ میں ختم ہوتا ہے ان کے نام قریباً پچاس یا اس سے
کم و بیش خطوط ارسال کرتا ہوں۔ اگر تمام خطوط اجابت پذیر ہو جائیں تو ہر ماہ اڑھائی سو یا اس
کے قریب رقم جمع ہو سکتی ہے، جس سے رسالہ کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ لیکن افسوس سے
کہنا پڑتا ہے کہ پچاس سے زیادہ سے زیادہ آٹھ دس خطوط کے صحیح جواب ملتے ہیں چالیس خطوط کا کوئی
جواب نفیاً یا اثباتاً وصول نہیں ہوتا۔ اس طرح ہر ماہ چالیس خطوط کی رقم۔ اور ان کی لکھائی
کا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

رسالہ انوار الصوفیہ حضرت قبلہ عالم امیرِ ملت شہنشاہِ اقلیمِ ولایت آفتابِ برجِ سیادت قیومِ زماں
قطبِ دوراں مولانا الحاج حافظ قادری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا رسالہ ہے
جس کا زندہ رکھنا متوسلینِ سلسلۂ نقشبندیہ جماعتیہ کا فرضِ اولین ہے۔ اس لئے اپنی شکایات سے قطع نظر

کرتے ہوئے اس کے احیاء و بقا کی طرف دستِ تعاون دراز فرمائیں۔

انجمن خدام الصوفیہ کی جملہ شاخیں جن کے حلقۂ ذکر اور ختم اور اعراس و اجتماعات کی رو...ئیدادیں جو زلفِ محبوب یا شبِ فراق کی طرح لمبی ہوتی ہیں اور ہر ماہ رسالہ کی کم از کم ایک کاپی یعنی آٹھ صفحات پر چھپتی ہیں جس کی لکھائی چھپائی کا خرچ تقریباً چالیس روپے ہے، وہ بھی مالی طور پر رسالہ کی اعانت نہیں کرتے اور نہ ہی نئے خریدار دے رہے ہیں۔ ان کو اس طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے۔

انجمن خدام الصوفیہ کی تمام شاخوں اور برانچوں کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ہر سال بطور اعانت کے پچاس روپیہ انوار الصوفیہ کے لئے دیا کریں۔

اس کے علاوہ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلفاء سوائے حضرت مولانا حامد حسین صاحب قادری اور حضرت صاحبزادہ محمد امین صاحب سجادہ نشین کنجاہ شریف کے رسالہ کی اعانت کی طرف دستِ تعاون دراز نہیں کرتے، اگر وہ چاہیں تو اپنے مریدین سے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں خریدار بنا سکتے ہیں۔

جن حضرات کو ہر سال عرس شریف کی مبارک تقریب پر ہزاروں کے مجمع میں حضرت سجادہ نشین صاحب دامت برکاتہم خلافت سے سرفراز کرتے ہیں ان کے لئے لائق ہے کہ اپنی اس برتری کے شکریہ یا خوشی میں عام خریداروں سے الگ امتیازی حیثیت کے ساتھ پانچ روپے سالانہ امداد کے علاوہ دس روپے سالانہ امداد فرمایا کریں اور یہ اس وقت تک ہے جب تک ان کا سلسلۂ ارادت بہت سے تشنگانِ طریقت کو سیراب نہیں کرتا۔ جب ان کا فیض عام ہو جائے تو پھر ان کے لئے بھی پچاس روپیہ سالانہ بطور اعانت کے ادا کرنا ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

(گوہر)

تضمینِ آیاتِ قرآنی — از حامد حسن صاحب، کراچی

(۱)

نہ دیکھا کفر و دیں کو کھول کر آنکھ تو کھلا تھا حق و باطل کا دو راہا
خدا سمجھا زر و دُنیا و زمیں کو ✿ نہ اس معبودِ واحد سے نباہا
نہ مانو تم کہا نفس و ہوا کا ✿ اگر معبود اُن کے سوا کوئی چاہا
یہی کہہ دو جو موسیٰ نے کہا تھا ✿ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰـھًا[۱]

(۲)

راہِ عرفاں نہ رہا پیروِ دیں ✿ چشم اگر وا ہو تو سالک رہا
سامنے دفترِ عالم ہے کھلا ✿ گر انساں ہے بڑا بے فکرا
عقل میں قوتِ پرواز بھی ہے ✿ یا یونہی پال رکھا ہے شکرا
کیجئے مقصدِ ہستی پہ نظر ✿ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا[۲]

۱ کیا میں تمہارے واسطے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں۔
۲ اللہ نے تمہاری طرف ذکر اور فکر کی کتاب نازل کی ہے۔

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981



انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر
درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے
ایڈووکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی
اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

رشحاتِ قلم عالیجناب حضرت معین الملت مولانا الحاج پیر سید حید حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

بے نیازی مردانِ حق کا شیوہ ہے

کہتے ہیں کہ ایک خدارسیدہ درویش جنگل میں دنیا اور اہلِ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنے مولا سے لو لگائے بیٹھا تھا کہ اس کے پاس سے ایک بادشاہ کا گزر ہوا۔ چونکہ درویش کو قناعت اور غناءِ قلب کی دولت نے حقیقی اور ابدی بادشاہی عطا کر رکھی تھی اس لئے وہ دنیا کے بادشاہ کو خاطر میں نہ لایا اور رسم و دستور کے موافق اٹھ کر بادشاہ کی تعظیم نہ کی۔ بادشاہ نے وزیر کو کہا کہ یہ لوگ ڈنگروں کی مانند ہیں ان میں انسانیت نام کو نہیں۔ وزیر نے درویش کے قریب ہو کر اس کو بادشاہ کی خفگی کی اطلاع دی اور کہا کہ تو نے جو اس کی تعظیم نہیں کی یہ اچھا نہیں کیا۔ درویش نے بڑی استغنا اور لاابالی سے جواب دیا کہ اپنے بادشاہ کو کہو کہ وہ خدمت اور تعظیم کی توقع اس شخص سے رکھے جس کو اس سے نعمت کے حصول کی توقع ہو۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات نہایت پسند آئی اس نے درویش کو کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ۔ درویش نے کہا مجھ کو تجھ سے یہی خواہش ہے کہ مجھ کو پھر ایسی تکلیف نہ دینا (گلستان)

آج نام نہاد علماء و مشائخ اگر ایک معمولی آفیسر سے ان کی شناسائی ہو جائے تو پھولے نہیں سماتے اور اس تعلق کو اپنے لئے باعثِ فخر و مباہات تصور کرتے ہیں۔ اور باتوں باتوں میں یہ بتلاتے پھرتے ہیں کہ فلاں صاحب کی ہم پر بڑی نوازش ہے اور وہ ہماری عزت کرتا ہے اور امراء و دولتمندوں کے دروازوں کا طواف کرنا ان سے اپنے تعلقات کا وابستہ رہنا یا وابستہ کرنا اپنے لئے ایک ضروری امر گمان کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کے توسط سے آپ کی امت کے علماء کو فرمایا:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا
بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (پ۱۴)

"اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان تمام کافروں کو ہم نے جو عارضی طور پہ دنیا کا ساز و سامان دیا ہے اس کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھو اور اگر یہ ایماندار نہیں ہوتے تو غم نہ کھاؤ اور ایمان داروں کے لئے اپنے بازو پست کرو"

تفسیر جلالین صفحہ ۲۱۵ کے حاشیہ نمبر ۴ میں بحوالہ الروح، لکھا ہے:-

فَاِنَّ مَا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَصْنَافِ الْاَمْوَالِ،
وَالذَّخَائِرِ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی مَا اُوْتِیْتَہٗ مِنَ النُّبُوَّۃِ
وَالْقُرْاٰنِ وَالْفَضَائِلِ وَالْکَمَالَاتِ مُسْتَحْقَرٌ لَا
یُعْبَأُ بِہٖ فَاِنَّ مَا اُوْتِیْتَہٗ کَمَالٌ مَطْلُوْبٌ

بالذات مفضی الی دوام اللذات
قد اعطیت النعمۃ العظمی

مطلب اسی عبارت کا

یہ ہے کہ کافروں کو جو گوناگوں نعمتیں اور مال و دولت عزت دی گئی۔ اس چیز کی بہ نسبت جو تجھ کو نبوت اور فضائل اور کمالات سے دی گئی ہے حقیر ہے۔ اور اس قابل نہیں کہ اس کا اعتبار کیا جائے یا اس کو وقعت دی جائے اس لئے جو چیز آپ کو عطا ہوئی ہے وہ کمال مطلوب بالذات اور لذات اخرویہ ابدیہ کی طرف مفضی ہے۔ یعنی آپ کو نعمت عظمیٰ دی گئی ہے یہی چیز جن کے وجود کے سبب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفار کے طمطراق اور زرق برق اور شان و شکوہ اور ساز و سامان کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے علماء و مشائخ کے پاس ہے ان کے لئے بھی منع ہے کہ ان کی دنیا کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کے مکانوں کا طواف کریں یا ان کی دوستی پر فخر و ناز کریں۔ اہل دنیا سے استفادہ و استمداد رکھنا نہ صرف ان کی توہین ہے بلکہ حقیقتاً یہ علم کی توہین ہے اس لئے کہ علماء کی عزت ان کے علم کے سبب سے ہے۔ تو جس کے سبب سے یہ معزز ہو رہے ہیں اس چیز کو دنیا داروں کے آگے سر عجز و نیاز خم کر کے ذلیل کرنا کتنی بری بات ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر دنیا کی قدر و منزلت میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو میں کبھی اپنے دشمنوں کو نہ دیتا۔

ان احادیث کے مطالعہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کمانے کی نیت سے علم کا پڑھنا گناہ میں شمار ہوتا ہے۔ اسی لئے علماء نے سرکاری کالجوں میں داخل ہو کر مولوی فاضل وغیرہ کا امتحان دے کر سند حاصل کرنے کو بھی پسند نہیں فرمایا اگرچہ اس میں بھی فقہ۔ تفسیر۔ حدیث وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر نیت دنیا کمانے کی ہوتی ہے اس لئے اس سے محترز رہے اور محترز رہنے کا فتویٰ دیا۔ اب بھی جو کئی خطیب کوئٹہ میں جو نصاب پڑھ کر آتے ہیں۔ اس کی غرض بھی حصول دنیا ہے۔ علماء ربانیین کے مزاج کے موافق نہیں ہے۔ علماء کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رازق سمجھیں۔ اللہ نے جب ان کو کمالات علمیہ سے سرفراز کیا ہے تو وہ ہرگز ان کو بھوکا نہیں مارے گا۔ ان کے مقسوم میں جو کچھ ہے وہ ان کو مل کر ہی رہیگا۔ اور منصب سے اگر ہٹ کر کوئی کوشش کریں گے تو اپنے مقسوم سے ایک ذرہ کے برابر بھی زائد نہیں پاسکیں گے۔ علماء و مشائخ اپنے اقوال و افعال حال و قال سے دین الٰہی کے محافظ و نگہبان ہیں۔ اور یہ حفاظت تب ہی ہوگی جب یہ دنیا کی خاطر دنیا داروں کی طرف مائل نہیں ہوں گے۔ اور جب یہ مائل ہو جائیں گے تو پھر ان سے مطلق دین کی حفاظت ہی نہیں بلکہ اپنے دین کی بھی حفاظت کرنی مشکل ہو جائیگی۔ علماء مشائخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور جانشین ہیں۔ یہ لوگوں کے معلم اور ہادی و رہنما ہیں معلم اور ہادی و رہنما کا کام یہ ہے کہ وہ ہدایت دینے میں لوگوں کی ہواء کی اتباع نہ کرے بلکہ وہی بات کہے

ں میں ہدایت ہے۔ اگرچہ بادشاہ ہی کیوں نہ
۔ یہ جسارت اور جرأت انہی مردانِ حق کا
تی ہے۔ جو سرکاری عہدوں سے سبکدوش ہیں
ر جن کی گردنیں سرکاری عطیات و نوازشات کے
وجہ سے جھکی ہوئی نہیں ہیں۔ اور اس کے برعکس
جو سرکار کے وظیفہ خوار ہیں ان سے حق گوئی جوئے
شیر لانے سے کم نہیں۔ اسی لئے بزرگانِ دین
نے سرکاری عہدوں کو قبول کرنے سے انکار کیا
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کو قاضی القضاۃ کے عہدے کی پیش کش کی گئی مگر
انہوں نے تسلیم نہ کیا اور اس کی پاداش میں
جیل کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے آپ
گل کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے۔ حضرت امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بھی جیل میں سرکاری
عقوبت کو برداشت کرنے سے ہوئی مگر کیا مجال
کہ بادشاہ کے عقیدہ کے موافق جو اہلِ سنت و
جماعت کے خلاف تھا۔ قرآن کو خلق کہیں۔ حق
بات پر ثابت رہے اور اسی پہ جان دیدی۔

وہ علم شریعت و طریقت وہ نعمتیں ہیں کہ جن خوش نصیب آدمیوں کو اللہ تعالیٰ یہ دو نعمتیں یا ان میں سے ایک عطا کرتا ہے وہ دنیا اور اہلِ دنیا سے مستغنی اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس کا قلب شریعت و طریقت کے علم سے ایسا روشن ہوتا ہے کہ دنیا اور اس کی نعمتیں اس کی نظر میں حقیر و خسیس دکھائی دینے لگتی ہیں اس کا دنیا کے ساتھ بس اتنا ہی تعلق ہوتا ہے جتنا ایک مسافر کو راستہ طے کرنے کے لئے اپنے مرکب سے ہوتا ہے یا جتنا مضطر کو بقائے حیات کے لئے مردار کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کے ساتھ اس سے زیادہ رغبت سفاہت و حماقت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے :۔

"من طلب العلم ليجاري به العلماء او ليماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار" رواہ ترمذی و ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۳۴

"جو شخص علم کو اس لئے طلب کرتا ہے کہ وہ علماء حق سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے یا سفہاء سے اس کے ساتھ جھگڑے یا اس کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اس کو نار میں داخل کریگا"

من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعني ريحها
رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۳۴

"جس نے علم کو جس سے محض اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے۔ اس لئے پڑھا کہ وہ اس کے ساتھ دنیا کے ساز و سامان کو فراہم کرے" وہ قیامت کے دن جنت کی بو بھی نہیں پا سکے گا۔ ان دو حدیثوں سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہوا کہ دنیا کے علم کی غرض و غایت اللہ اور رسول کی اطاعت، فرمانبرداری اور اس کے طریق کو معلوم کر کے اس پر عمل کرنا ہے تاکہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی اور اس کے قرب کی نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ حاصل ہو۔ اس غرض کے سوا جو کوئی اس سے کچھ اور چاہے اس نے گویا ایک گوہر بے بہا کو ایک حقیر اور خسیس

چیز کے ساتھ بدل لیا۔ یہ کام ایسے ہی لوگوں کا ہوتا ہے جو عقل و خرد سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کو دنیا سے ہدایت کو ضلالت سے عزت کو ذلت سے بدل لیا۔ جن کے بارے میں قرآن شریف میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ قرآن میں اگرچہ روئے سخن یہود و نصاریٰ اہل کتاب کی طرف ہے۔ جنہوں نے حصول جاہ اور جلب منفعت کے لئے علم کی روشنی سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور دنیوی اقتدار اور عزت کو خوشنودئ خدا پر ترجیح دی۔ مگر مراد اس سے وہ تمام علماء ہیں جنہوں نے علم کو حصول زر کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ علماء دین کے لئے یہی عزت کافی ہے کہ وہ علماء دین ہیں۔ اگرچہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ہوں۔ اور کوٹھیوں بلڈنگوں اور فلک بوس اونچی عمارات کی بجائے گھاس پھونس کے جھونپڑے یا مٹی کے تنگ و تاریک کوٹھڑے میں ایام بسری کر رہے ہوں۔ ان کو کسی کے آگے خم ہونا کسی کی خوشامد میں دنیا طلبی کے لئے مدح اور تعریف کرنی کسی امراء و رؤساء کی کوٹھی کا طواف کرنا کسی آفیسر یا حاکم سے کوئی رابطہ پیدا کرنا کسی صورت بھی گوارا نہیں ہے۔ ان کی قناعت اور قناعت قلب نے ان کو اس عروج تک پہنچا دیا ہوتا ہے کہ بادشاہوں تک کو ان تک شرف باریابی ملنا سخت مشکل اور دشوار ہو جاتا ہے۔

نیاز عشق

جناب قمر یزدانی صاحب پنوانہ ضلع سیالکوٹ

مبارک ہو براق برق رو کا شہسوار آیا
مبارک آسماں والو! اک گردوں وقار آیا
مبارک فرش والو! شافع روز شمار آیا
مبارک ہو جہاں میں عاصیوں کا پاسدار آیا
مبارک ہو جناب کبریا کا رازدار آیا
لباس نور میں ہے خاکیوں کا تاجدار آیا
ہے اوج عرش جس کے پائے اقدس پہ نثار آیا
غلامی جس کی ہے سرمایۂ عز و وقار آیا
حریم رنگ و بو پر جس کے دم سے ہے نکھار آیا
وہ ہم گلشن کونین میں رشک بہار آیا
عیاں جس سے ہے شان معنیٔ لولاک عالم میں
کیا ہے جس نے اسرار ازل کو آشکار آیا
ہے جس کا جلوۂ رخ باعث تزئین دو عالم
مجسم نور وہ نور ازل کا شاہکار آیا
مبارک باد لے کر حضرت روح الامین آئے
"نیاز عشق" لے کر جب قمر عصیاں شعار آیا
زہے قسمت ہوئی مقبولیت نعت محمدؐ کی
بحمد اللہ مری بیتابیٔ دل کو قرار آیا

مسلسل نظم — قسط ۱۲

تمہارے اسلاف اور تم

★ حضرت نسیم بستوی ★

ہمیں ایمان کی منزل دکھاؤ رحمتِ عالم
مئے توحید کا ساغر پلاؤ رحمتِ عالم
خدا را ڈوب جانے سے بچاؤ رحمتِ عالم
سفینہ کو کنارے سے لگاؤ رحمتِ عالم

در عالی تمہارا چھوڑ دیں تو پھر کہاں جائیں
تمہیں بھی بھول جائیں تو نہ دنیا میں اماں پائیں

گریباں چاک ہوگا ظلمتِ شب کا سحر ہوگی
تمہارا عزم صادق، سعیٔ پیہم کارگر ہوگی
جہاں ہوگے وہاں پر نصرتِ حق جلوہ گر ہوگی
نہ گھبراؤ کہ تم پر رحمتِ خیر البشر ہوگی

مگر لازم ہے تم کو دین پر ثابت قدم رہنا
نہ ترغیبِ حق کی خاطر جو بھی آئے رنج و غم سہنا

کبھی ناکام ہو جاؤ تم، ایسا ہو نہیں سکتا
شکستہ جام ہو جاؤ تم، ایسا ہو نہیں سکتا
کہیں بدنام ہو جاؤ تم، ایسا ہو نہیں سکتا
اسیرِ دام ہو جاؤ تم، ایسا ہو نہیں سکتا

کوئی طاقت تمہیں دنیا میں رسوا کر نہیں سکتی
تمہاری فطرت ایماں ہے زندہ مر نہیں سکتی

تمہیں قیدِ غلامی سے چھڑانا چاہتا ہوں میں
نبی کے عشق کا ساغر پلانا چاہتا ہوں میں
رہِ اسلاف پر تم کو چلانا چاہتا ہوں میں
مقامِ بوذر و سلماں پہ لانا چاہتا ہوں میں

مرا مقصد نہ اظہارِ غزل خوانی نہ شہرت ہے
میں جو کہتا ہوں اس کا ماحصل تعمیرِ ملت ہے

خدائے ذوالمنن قابل نہیں ہیں امتحاں کے ہم
عیاں تجھ پر ہے یہ خوگر نہیں عہدِ خزاں کے ہم
تو شاہد ہے مسلماں رہ گئے ہیں بس زباں کے ہم
تجھے معلوم ہے بچھڑے ہیں تیرے آستاں سے ہم

مگر پھر بھی ہیں تیرے ہی نبی کے چاہنے والے
ترے عشق و ولا و بندگی کے چاہنے والے

عالیجناب بخشی مصطفیٰ علی خاں صاحب نقشبندی جماعتی مہاجر مدینہ منورہ

تصاویر کی دنیا

نوٹ :- اس تمام مضمون میں تصویر سے مراد زندہ مخلوق کی تصویر ہے !

الحمد للہ الذی ھدانا للایمان والاسلام و الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا و مولانا محمد ن الذی استنقذنا بہ من غوایۃ و ضلالۃ و عبادۃ التصاویر والتماثیل والاوثان والاصنام و علیٰ آلہ واصحابہ واھل بیتہ البررۃ الکرام | اما بعد

اس گذارش کے بعد کہ تصویر اسلام میں سخت حرام ہے راقم عرض کرتا ہے کہ فی زمانہ تصویر کا رواج اس قدر عام ہو گیا ہے کہ اگر کل مردم شماری تصویر شماری کی جاوے تو تمام دنیا کی انسانی آبادی سے کئی درجہ زیادہ تصویروں کی تعداد پائی جائے گی۔ سوا معدودے چند متقی مسلمانوں کے گھروں کے تمام دنیا کے ہر گاؤں ہر قصبہ ہر شہر کے ہر گھر میں اور کوچوں میں سڑکوں میں حتیٰ کہ پبلک پاخانوں کی دیواروں پر تصاویر پائی جاتی ہیں، مدرسوں، کالجوں، سرکاری دفاتر، ریل کے اسٹیشنوں میں تصویریں موجود ہیں۔ بازاروں، دکانوں میں اخباروں اور جریدوں میں طلبہ کے درسی کتب میں تصویریں موجود ہیں۔ اور جریدوں میں مردوں عورتوں کے قریباً ننگی تصاویر بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ایسی ہی بے حیا تصاویر سینما کے پردوں پہ بتائی جاتی ہیں جن کا بدترین اثر نوجوانوں کے اخلاق پر اور شہوت بے حیائی پر پڑ رہا ہے، جیسے بازاری رنڈیاں عصمت فروشی سے حرام پیسہ کماتی ہیں۔ سینما کے مالکان بھی حرام تصاویر کے ذریعہ ہزارہا لکھوکھہا روپیہ کما رہے ہیں اور فردائے قیامت کی پرسش اور عذاب جہنم سے بالکل بے پرواہ ہیں ۔

اب تو چین سے گذرتی ہے آزاد
عاقبت کی خبر خدا جانے

سینما کے ہزارہا شوقین جو اپنی محنت مزدوری، نوکری تجارت یا صنعت گری کے ذرائع آمدنی سے حاصل شدہ مطلقاً حلال کمائی سینما کے حرام شوق میں برباد کرتے ہوئے گناہوں کے عمیق سمندر میں روزانہ غرق ہو رہے ہیں، دنیا کے مشرق میں اسلامی مملکت انڈونیشیا (جاوا) سے مغرب میں اسلامی مملکت مراقش تک جن آزاد اسلامی حکومتوں نے نمائش سینما کی اجازت ایک قلیل فیس کے لائسنس پر دے رکھی ہیں وہ بھی گمراہ و گناہگار ہیں۔ اس کے علاوہ سیر و تفریح کے لئے یا علاج امراض کے لئے یا تعلیم یا تجارت کے لئے غیر ممالک کا سفر کرنا ہو

اس کے لئے اجازت نامہ سفر یعنی پاسپورٹ میں عکسی تصویر لگانا لازم رکھا ہے۔ حتیٰ کہ حج یا عمرہ یا زیارت کے لئے حرمین شریفین وغیرہ جانا ہو تو بغیر عکسی تصویر کے پاسپورٹ نہیں دیا جاتا۔ اسلامی شرعی حکومت کا دعویٰ کرنے والی سعودی عرب حکومت بھی بغیر تصویری پاسپورٹ کے حاجی یا زائر کو داخل مملکت نہیں کرتی اور خود اپنے رعایا پر فرض کیا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے پاس سفر و حضر میں اپنا ایک باتصویر ارباب حکومت کا مصدقہ شناخت نامہ رکھے جس کا نام تبعیہ رکھا ہے اور غیر ممالک کے جو اسلامی رعایا سال دو سال یا زیادہ مدت کے لئے بحیثیت مہاجر یا طالب علم وغیرہ مملکت سعودیہ میں عارضی قیام اختیار کرے۔ اس پر بھی سخت فرض کیا ہے کہ ایک اجازت نامہ قیام مسمیٰ "اقامہ" جس پر مصدقہ عکسی تصویر ہو حاصل کرے۔ تصویر کے معاملہ میں اسلامی حکومتوں کا اس طرح شریعت اسلام کو پارہ پارہ کرنا کس قدر افسوس کا مقام ہے، ناظرین و قارئین و سامعین مضمون خود خیال فرمائیں ع۔

"چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی"

چند احادیث صحیحہ اور چند آیات شریفہ پیش کرتا ہوں جن سے تصویر کی سخت حرمت اور تصویر والے مکان میں رحمت الٰہی کے فرشتے ہرگز داخل نہیں ہوتے اس کا ثبوت اور تصویر بنانے والے اور تصویر رکھنے والے نار جہنم کے وارث ہونے کا ثبوت ظاہر ہوگا۔ واللہ المستعان

(۱) صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سعید ابن الحسن رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور (ایک تصویر بنا کر) عرض کیا: "میں نے یہ تصویر بنائی ہے اس کے متعلق فتویٰ کیا ہے؟" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:۔

"کل مصور فی النار یجعل له
بکل صورۃ صورھا نفس
تعذبه فی جہنم"

(تمام مصورین نار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ ان کو تصویر میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائیگا۔ اور جہنم میں ان کو عذاب دیا جائیگا)

اور صحیح بخاری میں (الفاظ ہیں):

"وقال ان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له"

(اور فرمایا کہ اگر تجھے یہ فعل یعنی مصوری لازم ہے تو درختوں اور بے جان والی اشیاء کی تصاویر بنا)

(۲) صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:۔

"قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون

یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم"

(یہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن عذاب پائیں گے، انکو حکم ہوگا زندہ کرو جن کو بنایا تم نے)

(۳) صحیحین میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

" قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون"

(قیامت کے دن مصورین بہت سخت عذاب پانے والے ہوں گے)

(۴) اور ترمذی میں حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے :-

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصورۃ فی البیت ؛ ونھی ان یصنع ذالک"

(فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنا منع فرمایا ہے۔ اور تصویر بنانا بھی منع فرمایا ہے"

(۵) اور مسند داؤد میں اور ترمذی میں ونسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

" قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فقال لی اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التماثیل الذی فی البیت یقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ، ومر بالستر فلیقطع فلیجعل منہ وسادتان منبوذتان توطان، ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا الکلب لحسن او حسین کان تحت نضد لھم فامر بہ فاخرج"

(حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور عرض کیا کل شام آپ کے پاس حاضر ہوا لیکن مجھے روکا داخل ہونے سے کہ وہ دروازہ پر جو صورتیں ہیں اور مکان میں آسرا کے لئے جو پردہ ہے جس پر تصاویر ہیں، اور گھر میں کتا ہے۔ پس حکم فرماؤ کہ گھر میں جو تصاویر ہیں ان کے سر کٹائے جائیں تاکہ درختوں کے ویسے باقی رہیں اور حکم فرماؤ کہ گھر میں پردہ کو کاٹ کر اس سے گدیاں نیچے بچھانے کی اور (پیروں سے) پائمال کئے جانے کی بنا دیں اور حکم فرماؤ کہ کتا نکالدیں پس حکم فرمائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کتا، یا حسن یا حسین (رضی اللہ عنہما) کا تھا ان کی چارپائی کے نیچے"

(۶) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے امام مسلم نے روایت کی ہے :

" قالت : دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سترت سہوۃ لی بقرام فیہ تماثیل فلما رآہ ھتکہ وتلون وجھہ وقال یا عائشۃ اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ قالت عائشۃ فقطعناہ فجعلنا منہ

وسادۃ او وسادتین"

(ترجمہ: فرمایا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میرے پاس (یعنی میرے گھر) تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں نے اپنے در پر ایک باریک پردہ ڈالا تھا جس پر تصاویر تھیں۔ جب اس کو دیکھا تو اس کو چاک کر ڈالا اور آپ کا چہرہ متغیر ہوا اور فرمایا:

" یا عائشہ قیامت کے دن سخت عذاب پائیں گے اللہ کے مخلوق کی صورتیں بنانے والے"

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ تب اس کے ٹکڑے کئے اور بیٹھنے کے لئے ایک یا دو گدیاں بنائیں۔

(۷) بخاری و مسلم میں اسی مضمون کی دوسری روایت بھی ہے جس میں الفاظ:

" قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت بقرام لی علی سہوۃ لی فیہ تماثیل ...... الخ ہیں

(۸) اور بخاری و مسلم میں حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

قالت اشتریت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما رآھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " اتوب الی اللہ والی رسولہ ما اذنبت؟" قال ما بال ھذہ النمرقۃ؟ فقالت: اشتریتھا لتقعد علیھا وتوسدھا" فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم" وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ"

(ام المومنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا: میں نے ایک چھوٹا تکیہ خریدا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا دروازہ پر کھڑے رہے اور اندر داخل نہیں ہوئے اور آپ کے چہرہ پر کراہت پائی میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم توبہ کرتی ہوں اللہ کی جانب اور توبہ کرتی ہوں رسول اللہ کی جانب آپکو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔ فرمایا کس لئے ہے یہ چھوٹا تکیہ؟ عرض کی خرید آئے ہیں میں نے اس لئے آپکے بیٹھنے یا اس پر ٹیک لگانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق یہ تصویر بنانے والے عذاب پائیں گے روز قیامت ان کو کہا جائے گا زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے اور فرمایا فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر ہو)

(۹) اور متفق علیہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے:

" قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " لا تدخل الملائکۃ فی بیت فیہ کلب ولا صورۃ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے داخل نہیں ہوتے

جس گھر میں کتا ہو یا جس گھر میں تصویر ہو "

(۱۰) اور صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے " عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ السلام قال انا لا تدخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ "

(ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کہا ہے کہ " میں داخل نہیں ہوتا جس گھر میں کتا ہو اور تصویر ہو "

(۱۱) اور صحیح مسلم میں ایسی ہی روایت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی ہے۔

(۱۲) اور صحیح مسلم میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تماثیل " (معنی : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جس گھر میں کتا ہو یا تصاویر فرشتے داخل نہیں ہوتے)

(۱۳) مسند داؤد میں روایت ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے :

قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ ورای صورا فدعا بدلو من ماء فاتیتہ بہ فجعل یمحوھا ویقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون ،

(میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فتح مکہ مکرمہ کے دن) جب کہ آپ کعبۃ اللہ شریف میں تھے اور تصاویر دیکھ رہے تھے مجھے ایک ڈول پانی کا لانے کے لئے فرمایا جب میں لے آیا تب آپ ان کو مٹانے لگے اور فرمایا اللہ تعالےٰ اس قوم کو غارت کرے جو ایسی تصاویر بناتی ہے جن کو وہ زندہ نہیں کر سکتی)

(۱۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت یوں ہے :

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب بہ علی الصور ویقول " قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون " (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے مجھے ایک ڈول پانی کا لانے کے لئے فرمایا جو لے آیا تب آپ نے کپڑا تر کیا اور تصاویر پر مارا اور فرمایا اللہ غارت کرے اس قوم کو جو تصاویر بناتی ہے جن کو وہ زندہ نہیں کر سکتی۔)

مذکورہ احادیث شریفہ مشتے نمونہ از خروارے ہیں اور ہماری ہدایت کے لئے بہت کافی ہیں اب آیات قرآنی پیش کرتا ہوں، غور فرمائیں :-

سورۃ الحشر پہلا رکوع :-

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا ج واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب ۝

(معنی : اور رسول جو کچھ تم کو عنایت کریں لے لو، (یعنی وہ حلال ہے) اور جو کچھ کہ تم کو منع کریں اس سے باز رہو (کہ وہ حرام ہے)

سورۃ نور ساتواں رکوع :-

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما حملتم ط وان تطیعوہ تھتدوا ط وما علی الرسول الا البلغ المبین

(معنی: فرماؤ کہ فرمانبرداری کرو اللہ (کے احکام) کی اور فرمانبرداری کرو رسول (کے احکام) کی پھر اگر تم فرمانبرداری سے منہ پھیر لو گے تو جان لو کہ رسول کے ذمہ وہی (تبلیغ) ہے جس کا بوجھ ان پر رکھا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا ہے۔ اور اگر ان کی (یعنی رسول) کی فرمانبرداری کرو گے تو راہ (نجات) پاؤ گے اور رسول کے ذمہ فقط صاف طور پر (احکام) پہنچا دینا ہے۔

(۳) سورۃ آل عمران ۴ رکوع

قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین (ترجمہ: فرماؤ تم اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی، پس اگر روگردانی کریں اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو۔

(۴) سورۃ نساء گیارھواں رکوع:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

(ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی)

یہ چار آیات کریمہ بھی مشتے نمونہ از خروارے ہیں اور سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔ یہ آیات شریفہ صاف ظاہر کرتی ہیں کہ جس چیز کا استعمال حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ حرام ہے اور آپ نے بہت سی چیزوں کو مثلاً تصویر کو حرام فرمایا

اور جو کوئی ایسی حرام شے کو پسند کرے اور بنائے بنوائے اور رکھے وہ بالفاظ آیۃ شریفہ آل عمران کافر ہوجائے (یہ انسان کا نہیں اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا خوف کرو جہنم کی آگ سے ڈرو باوجود ظاہر کلمہ گو ہونے کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کافر کہلانے کے مستحق نہ بنو، تصویریں نہ بناؤ نہ بنواؤ، اگر تمہارے پاس تصاویر ہوں تو ان کے پرزے پرزے کرو جلاؤ خاک میں ملاؤ تاکہ فرشتوں کو تمہارے گھروں میں داخل ہونے سے مانع نہ ہوں۔ کتا بھی اگر گھر میں پالتے ہو تو اس کو بھی نکالو، تصویر خواہ عکسی ہو یا قلمی یا مطبوعہ یا برش سے کھینچی ہوئی خواہ کپڑے پر خواہ لکڑی یا پتھر یا کسی دھات میں تراشی ہوئی ہو، خواہ کسی دھات میں ڈھالی ہوئی ہو۔ خواہ منبر پر ہو یا دیوار پر خواہ مکان میں دیوار پر لٹکی ہو یا پردہ پر ہو۔ خواہ حکومت کے دفاتر میں ہو خواہ کالجوں، مدرسوں میں ہو، خواہ سینما کے پردوں پر ہو، خواہ ڈاک کے ٹکٹ پر ہو، خواہ کسی حکومت کے مروجہ سکہ پر ہو، خواہ کرنسی نوٹ پر ہو، خواہ غیر ممالک کے سفر کے پاسپورٹ پر ہو، خواہ حج یا عمرہ کے پاسپورٹ پر ہو —— حرام ہے —— حرام ہے —— حرام ہے۔ ان ایام میں جب کوئی عمرہ یا حج یا تجارت وغیرہ کے لئے مجبوراً پاسپورٹ کے لئے تصویر مجبوراً کھنچوانا ہو تو سخت کراہت کے ساتھ

نکلوائے اور سخت کراہت کے ساتھ پاس رکھے اور بندرگاہوں پر جہاں پاسپورٹ بتانا ہے بتائے اور سفر سے واپسی پر تصویر چاک کر ڈالے اور صدق دل سے توبہ کرے کہ مجبوراً تصویر نکلوائی تھی اور رکھی تھی، ہمارے قلوب کا حال جاننے والا توّاب الرحیم اللہ تعالےٰ ضرور ایسے بندہ کا توبہ قبول فرمائے گا۔ اور ایسا نہ کرنے والے اور تصاویر کو شوق سے رکھنے شوق سے دیکھنے والوں کے لئے حکم ہے :-

" فلمّا زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبہم "

(یعنی جب وہ (احکام شرع سننے کے بعد بھی) ٹیڑھے رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی کر دیا)

فی زمانہ بعض تجار و بعض صنعتی کارخانہ والے بعض مختلف پیشہ کے اصحاب جیسے حکیم و ڈاکٹر صاحبان، درزی صاحبان وغیرہ اپنی تجارت اور اپنی آمدنیات میں ترقی کے لئے بالتصویر اشتہارات جریدوں، اخباروں، پوسٹروں میں دیتے ہیں۔ ایسی تجارت میں اگر دنیا میں فائدہ ہے تو آخرت میں ضرور خسارہ ہوگا۔ اور احکام شرعی سے ان کی روگردانی ان کو دائرہ اسلام سے دور رکھے گی۔ جمیعت العلماء پاکستان (کراچی) کے عام جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رودادیں، جو مدینہ منورہ میں پہنچی ہیں، راقم کی نظر سے گزری ہیں۔ جس میں صدر جلسہ کا استقبال، جلسہ کے چبوترے پر صدر جلسہ کے ہمنشینان اور جلسہ میں حاضر عوام کی عکسی تصاویر ہیں اور روداد جلسہ کی کاپیاں فخراً جمیعت العلماء تقسیم کرتی ہے۔ خود تو گناہگار ہوگئے اور اب دوسروں کو بھی تصویر میں دیکھنے کے گناہ میں جھونکتے ہیں۔ الامان! الامان!! الامان!!!

۵۔ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

آج سے دس سال قبل ایک مبلغ اسلام نے جو اعلیٰ حضرت بریلوی کے خلیفہ تھے نیاز مند راقم مضمون کو اپنے افریقہ و امریکہ کے تبلیغی دورے کی تصاویر دکھانے لگے۔ جب نیاز مند نے تصویر کی حرمت کا ذکر کیا تو فرمایا آجکل تبلیغ دین کے لئے مبلغ کی خوب شہرت کی ضرورت ہے تاکہ بہت لوگ اس کے لکچر سننے جمع ہوں۔ اور مبلغ کے جلسوں جلوسوں کی اخباروں اور دستی اشتہاروں میں تصاویر ہی اس کی شہرت کر سکتی ہیں۔ تب راقم نے کہا جناب، اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کا جو طریقہ ہمیں پارہ ۱۴ سورۃ نحل کے آخری رکوع میں جن الفاظ میں بتایا ہے :

" اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ "

(آپ رب کی راہ (یعنی اسلام کی طرف بلاؤ حکمت (یعنی عقلمندی) اور نیک نصیحت کے ساتھ اور ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے بحث کرو) اور راقم نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نہیں کہہ سکتا تھا کہ تصویر بہترین ذریعہ تبلیغ دین ہے اور آیتہ شریفہ مذکورہ میں بالحکمۃ والموعظۃ

کے بعد و بالتصاویر و التماثیل کے الفاظ بھی داخل نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت من! میں امی ہوں آپ عالم ہیں۔ ذرا میری تسلی فرمائیں جناب مبلغ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا ع

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس

پس پر فتن زمانہ میں علماء اسلام کی شکایت ہے کہ اسلامی حکومتیں شرع شریف کو پارہ پارہ کر رہی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ خود علماء اسلام کہلانے والے بھی شرع شریف کو پارہ پارہ کر رہے ہیں، کہیں تصویر پرستی ہے کہیں وعظ و نصیحت کے لئے طلب کریں تو بغیر مقررہ اجرت نہیں چلتے کہیں ایک دوسرے پر کفر کے فتوی لگانے میں مشغول الغرض علماء سو کہلانے کے مستحق ہو رہے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ ان کو عبادات کا اثر نہ عوام پر ہو رہا ہے نہ ارباب حکومت پر۔

برادران اسلام! آپکے پاس اخباروں جریدوں میں یا گھر میں دیواروں پر لٹکے ہوئے یا لٹکائے ہوتے زینت کش پردوں پر اگر تصاویر ہوں تو ان کو فوراً نکالو، چاک کرو، دفن کرو یا نذر آتش کرو، اپنے اور اپنے عزیزوں، اہل و عیال کے تصاویر ہرگز نہ نکلواؤ تصاویر والا کپڑا خواہ لباس بدن کے لئے خواہ گھر میں پردوں کے ذریعہ زینت کے لئے ہرگز نہ خریدو۔ اگر سرکاری دفاتر میں یا بازاروں میں یا دکانوں میں کہیں رئیس جمہوریہ کی یا قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصاویر ہوں آپ ان تصاویر سے اپنی نظر پھیر لو، اتفاقاً آپ کے پاس وہ سبز نوٹ سو روپیہ والا جس پر قائد اعظم کی تصویر ہے اگر آ جائے تو فوراً اس کو دوسرے نوٹ سے بدل لو، اگر آپ کے پاس انگریزی سکہ سونے کا پونڈ ہو جس پر شاہ انگلینڈ کی تصویر ہو تو اس کو نکالو، زیور بنوا لو یا پگھلا کر سونا رکھ لو، المختصر کسی جاندار کی تصویر ہو کسی حالت میں کسی شئے پر آپ کے پاس ہرگز نہ رہے تاکہ جب آپ اپنے گھر میں عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔ میلاد شریف کرتے ہیں، بزرگوں کے لئے فاتحہ و درود پیش کرتے اور ثواب کے لئے بھی جب درود شریف کا ذکر کرتے ہیں ایسے مبارک اوقات میں رحمت الٰہی کے فرشتے آپ کے گھر میں آپکے پاس داخل ہونے سے بسبب تصاویر رک نہ جاویں۔

وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط والتحیات والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین الی یوم الدین،

•

(احقر العباد نجشی مصطفےٰ علی خاں)
نقشبندی۔ جماعتی۔ میسوری مہاجر
مدینہ منورہ

انوار الصوفیہ

میری نظر میں

نتیجۂ فکر شاعرِ پاکستان ڈاکٹر سید قربان صاحب نظامی رضوی بالقابہ

سنت کا پاسباں ہے انوارِ صوفیہ
اسلام کا نشاں ہے انوارِ صوفیہ
ہر اہلِ دل کی جاں ہے انوارِ صوفیہ
روحانیت کا نشاں ہے انوارِ صوفیہ
ہر حرف ہے متاعِ حدیثِ محمدیؐ
قرآں کا بیاں ہے، انوارِ صوفیہ
نکلی ہے اس سے گوہرِ اسلام کی ضیا
نورانیت کی کان ہے انوارِ صوفیہ،
ہر نیک دل کے واسطے وجہ سکون ہے
راحت کا ارمغاں ہے انوارِ صوفیہ
بطحا کی خاک جن کا ہے سرمایۂ حیات
ان کا مزاج داں ہے انوارِ صوفیہ
ہر پاک دل کو ہے یہ دل و جاں سے عزیز
ملت کا ترجماں ہے انوارِ صوفیہ
ایک ایک لفظ جس کا ہے گلہائے مشکبار
وہ نوبہ گلستاں ہے انوارِ صوفیہ
جس قافلہ کی شان جماعت علی سے ہے
آج اس کا حدی خواں ہے انوارِ صوفیہ
ہے نقش اس کی فرق پر فیضانِ نقشبند
نقاشِ بے گماں ہے انوارِ صوفیہ
قربان جس کو گوہرِ ایماں ہے عزیز تر بس اس کا مدح خواں ہے انوارِ صوفیہ

عرب کے چاند کی آمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشحاتِ قلم جناب صوفی عبدالوہاب صاحب زاہد چشتی

آسماں پر نورِ یزداں بن کے چمکا آج چاند
عیدِ میلادِ نبی کا ہم نے دیکھا آج چاند
مطلعِ انوار ہیں دلِ آمنہؓ کے حجلہ سے
اک نئے انداز سے ہے جلوہ آرا آج چاند
ہے عرب کے چاند کی آمد کا ہر دل میں خیال
دیکھتی ہے رو بقبلہ ہو کے دنیا آج چاند
ہو مبارک عیدِ میلادِ نبی کا جشنِ عام
مژدۂ عیش و مسرت لے کے آیا آج چاند
ماہِ فاراں کی ضیا خورشیدِ بطحا کا جمال
بن گیا ہے عرش کی قسمت کا تارا آج چاند
اے ربیع الاول اے ماہِ مبارک مرحبا
رہنمائے گلشنِ فردوس دیکھا آج چاند
شمعِ فانوسِ حرم کا ہے مری آنکھوں میں نور
سال بھر کے بعد دیکھا ہے خدا کا آج چاند
یا سمٹ آیا ہے حورانِ بہشتی کا جمال
یا ہے خورشیدِ حقیقی کا سراپا آج چاند
یوں تو ہیں چرخِ رسالت پر ہزاروں ماہتاب
اپنی رفعت میں ہے لاثانی ہمارا آج چاند
تیرگیِ کفر کے پردے ہوئے جاتے ہیں چاک
بن گیا گمراہِ منزل کا سہارا آج چاند
آشنائے رفعتِ ہستی ہوا جاتا ہوں میں تو پھر نظر آیا ہے زاہد عرشِ دیں کا آج چاند

جذباتِ بندگی

حضرت نامی نقشبندی جماعتی نوری ایم اے ایم ایس سی
* دہلوی *

یہ طالع کی کشتی بڑی یاوری ہے ، کہ محفل میں اس کی حضوری ملی ہے
جو ہے قطبِ دورانِ مسلم دلی ہے ، مثیلِ جماعت رضـ ہے آلِ نبی ہے
عطا کی جسے حق نے عیسیٰ دمی ہے
وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے

جو مولائے عالم کا لختِ جگر ہے ، جو سب گمرہوں کے لئے راہبر ہے
جو بے چارگاں کے لئے چارہ گر ہے ، سب اپنے غلاموں پہ جس کی نظر ہے
وہ روحانیت جس کی مانی ہوئی ہے
وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے

وہ گنجینۂ بے حساب تصوف ، کشادہ ہے ہر ایک پر بابِ تصوف
کریں جس سے سب اکتسابِ تصوف ، وہ نور حسین آفتابِ تصوف
جو ملت کے ایوان کی روشنی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

وہ فریادِ لاچار کی سننے والا ، وہ معروضِ نادار کی سننے والا
وہ ہر آہِ بیمار کی سننے والا ، فغانِ دلِ زار کی سننے والا
نظر جس کی ماحی ہر اک درد کی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

وہ خلاقیوں نے کرشمہ دکھایا ، دوامی بہاروں کا اک گل کھلایا
علی پور کا اس سے گلشن سجایا ، سرورِ دل دیدہ و جاں بنایا
شمیمِ عطا جس کی پھیلی ہوئی ہے
وہی ہے وہی، وہی ہے، وہی ہے

نگاہ جس کی بارانِ ابرِ کرم ہے ، ادا جس کی تسکینِ دہِ درد و غم ہے
وہ دنیائے دل جس کے زیرِ قدم ہے ، وہ ذاتِ مکرم بہت محتشم ہے
وہ جس کی ہر اک بات میں دل دہی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

محاسن کی مرکز ہے وہ ذاتِ عالی ، ہے پرتو فگن جس کی شانِ جمالی
مہرِ حسن بہر رنگ ہے باکمالی ، وہ لاوارثوں کا غریبوں کا والی
گدائی بھی جس کی شاہنشہی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

نہایت شرف ذات نے جس کی پایا ، جو ہے مخزنِ لطف و جود و سخا کا
سحابِ عنایات بنکر جو چھایا ، غریبوں پہ ہے جس کے دامن کا سایا
توجہ میں جس کی نہاں زندگی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

وہ ہر وقت جس کی کرم باریاں ہیں ، تباہ حالیوں میں مددگاریاں ہیں
وہی عادتیں جس میں دل داریاں ہیں ، خصوصیتیں جس کی غمخواریاں ہیں
جو بے شل عابد ہے اور متقی ہے
وہی ہے وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

یہ حالات میں ہے جو ناسازگاری ، جو ہر گام ہستی ہے بے اختیاری
نہیں ہے مصائب سے کم دستگاری ، جو ہر گام ہستی ہے بے اختیاری
جسے فکرِ خدام کی ہر گھڑی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے وہی ہے

گنہگار کی عرض منظور فرما ، مرے تیرہ خانہ کو پُر نور فرما
مساعی میں ناکام مشکور فرما ، مرضِ میرِ فرخ کا سب دور فرما
وہ توجس کی نامی پہ شفقت بڑی ہے
وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے

★ ایڈیٹر ★

سوال و جواب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں :-

(۱) جب کہ میلاد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کوئی محفل میلاد منعقد کی جائے اور اس میں علمائے کرام مدعو شدہ وغیرہم فضائل و مناقب و مناصب حضور سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ آپکی حیات طیبہ از کنت نبیا و آدم بین الطین والماء آپکے وصال تک بیان فرمائیں تو اس مجلس میلاد کو بدعت قرار دیکر تلقین اجتناب جائز ہے اور یا ایسی مجالس اور محافل کرنا شرعاً جائز ہے بینوا توجروا

(۲) بدعت سے مراد کیا ہے ؟ یعنی وہ تعریف مطلوب ہے جو جامع و مانع ہو۔

(۳) اگر کوئی لڑکی یا لڑکا یا مرد اور عورت اس دنیا سے انتقال کر جائے اور کسی وجہ سے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو کیا بعد از تدفین اس کی نماز جنازہ پڑھنی ضروری ہے۔ اور یا جبکہ کچھ ایام گذر چکے ہوں اور میت کے متعلق یہ یقین ہو جائے کہ اب وہ متعفن ہو چکی ہو گی لہٰذا ہنوز اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے جب کہ ایک قول حاشیہ ہدایہ شریف پر من عند حضرت ابی یوسف منقول ہوا ہے اور یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع میں جیسا کہ آپ نے دنصاریہ کا جنازہ بعد از ایک ماہ کامل بمعہ صحابہ کرام بذات خود اس کی قبر تلاش فرما کر باجماعت نماز جنازہ ادا فرمائی تھی کس پر عمل کرنا چاہیئے، بینوا توجروا

(۴) ایک شخص نے اپنے گاؤں سے سکونت ترک کر کے اپنی مملوکہ زمین میں چند ایک کوٹھے تعمیر کر کے وہاں سکونت اختیار کر لی ہے اور ایک مسجد بھی تعمیر کر لی ہے چنانچہ اس نے وہاں امام مقرر کر کے نماز پنجگانہ کے اہتمام کے ساتھ جمعہ اور عیدین پڑھنے کا بھی بندوبست کر لیا ہے تو کیا شرعاً یہ عمل درآمد جائز ہو گا یا نہیں ؟

(۵) ایک قصبہ کہ جس کی آبادی محض اور خالص اہل اسلام پر مشتمل ہے اور آبادی کا شمار بھی تقریباً تین ہزار سے زائد ہو گا۔ جس میں متعدد مساجد محلہ متعلقہ ہیں ہیں اور ہر ایک مسجد میں نماز جمعہ جداگانہ ہوتی ہے۔ اور بوجہ اختلاف دیوبندی اور بریلوی غیر مقلد وغیرہ بعض مساجد جامع ہیں عیدین کی نمازیں پڑھائی جانے لگی ہیں۔ کیا شرعاً مساجد میں نماز عیدین جائز ہو گی یا نہ اور ملحقہ گاؤں والے نماز جمعہ اور عیدین قصبہ ہذا متذکرین آکر ادا کیا کریں یا اپنے اپنے گاؤں میں ؟

شیر محمد فاروقی چشتی عفی عنہ
فروکہ۔ ضلع سرگودھا ۲۳ ستمبر

جواب نمبر ۱ :-

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد
کا قائم کرنا اور اس میں آپ کی ولادت اور فضائل
و محاسن اور معجزات و غزوات اور سیرت کا ذکر
کرنا بہت ہی نیک عمل ہے اس کا اصل یہ ہے کہ
قرآن پاک میں اور احادیث میں آپ کے فضائل
اور آپ کے اخلاق اور آپ کے معجزات اور آپ
کے ظہور کا بیان اور ذکر موجود ہے
بدعت وہ چیز ہے جس کی مثال شریعت میں
موجود نہ ہو۔ چونکہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی ساری
زندگی اور زندگی کا ایک ایک پہلو مجسم ہدایت ہے
اس کا بیان اور ذکر کرنا تاکہ لوگوں کی ہدایت
اور ازدیاد محبت کا باعث ہو ضروری ہے۔ باقی رہ
گیا محفل کا اس غرض کے لئے انعقاد تو یہ محض اس
ذکر کے لئے واسطہ اور وسیلہ ہے۔ اور کسی مباح چیز
کا عمل نیکی کا وسیلہ اور ذریعہ بنانے میں کوئی مضائقہ
نہیں ہے۔ تغیرات ازمنہ کے ساتھ وسائل
میں تغیرات کا پیدا ہوتا آ رہا ہے ؟

جواب نمبر ۲ :-

بدعت کے ایک لغوی معنی ہیں اور ایک
اصطلاحی، لغوی معنی مطلق کسی نئی چیز کی تخلیق کے
ہیں۔ جس کی مثال پہلے نہ ہو جیسے کہ اللہ تعالیٰ کو
قرآن پاک میں زمین و آسمان کی تخلیق میں بدیع کہا
گیا ہے۔ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس لئے
کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا بغیر اس کے
کہ اس کا کوئی سابقاً نمونہ موجود ہو۔ اصطلاح
شریعت میں بدعت اس نئی چیز کو کہتے ہیں جس کا
دین کے ساتھ مطلق طور پر کوئی لگاؤ نہ ہو،
بالکل دین سے اجنبی ہو دین میں اس کی کوئی
مثال نہ ہو جس پر اس کا قیاس کیا جائے اس
نئی چیز کو دین کا رنگ دے دینا بدعت ہے۔

جواب نمبر ۳ :-

اگر کوئی میت نماز جنازہ ادا کئے بغیر
دفن کر دی گئی تو فقہا نے تین دن تک اس کی قبر
پر نماز جنازہ ادا کرنے کی مدت مقرر کی ہے تین
دن گذر جائیں تو پھر جائز نہیں۔ اور تین دن
کی مدت اس لئے مقرر کی ہے کہ اکثر اور عموماً
اتنے عرصہ تک میت کا جسم خراب نہیں ہوتا۔ اگر
نبی کو بطور وحی اور نور نبوت کے معلوم ہو جائے
کہ اس کا جسم خراب نہیں ہوا تو وہ اپنے علم کی
روشنی میں جب بھی چاہے نماز باجماعت ادا کر سکتا
ہے۔ حضور علیہ السلام نے انصاریہ عورت
کا جو مسجد میں جاروب کشی کرتی تھی ایک ماہ
کامل کے بعد نماز پڑھا اسی لئے تھا کہ آپ کو معلوم
ہو گیا تھا کہ اس انصاریہ کا جسم خراب نہیں ہوا،
یا یہ خصوصیت اس عورت کے لئے ہے یا آپ کے لئے
ہے۔ آپ جس کا جی چاہیں جب بھی چاہیں جسم خراب
ہو گیا ہو یا نہ، جنازہ پڑھیں تو جائز ہے۔ اس لئے
کہ آپ کے قبر پر کھڑا ہوتے اور جنازہ پڑھنے
میں میت کا نفع عظیم ہے

جواب نمبر ۴ :-

وہاں جمعہ اور عیدین جائز نہیں اس لئے کہ قیام جمعہ و عیدین کے لئے مصر یا فناء مصر کا ہونا شرط ہے واذا فات الشرط فات المشروط بلکہ گاؤں والوں کو ظہر کی نماز ادا کرنی چاہیئے ،

۵ تعدد جمعہ میں اختلاف ہے لیکن اصح قول جواز ہی ہے ۔ عیدین کا جنگل میں پڑھنا افضل ہے ۔ اگر مساجد میں پڑھتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

سوال :-

رسالہ "انوار الصوفیہ" اپریل ۱۹۶۲ء میں صفحہ ۱۶ پر حضرت مولانا مہر محمد خاں صاحب ہمدم چھانگا مانگا ضلع لاہور کا مضمون اہلبیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قسط نمبر ۵ پڑھا کہ غضب فاطمہ غضب مصطفیٰ ، غضب مصطفیٰ غضب خدا ہے لہٰذا اسی عنوان کے ماتحت میرے ایک عزیز نے یہ دریافت کیا ہے کہ صحیح بخاری شریف میں جو حدیث فاغضبت فاطمۃ بنت رسول اللہ علیہ وسلم علی ابی بکر والی حدیث جو قصہ فدک کے بارے میں ہے آپ کے نزدیک اس حدیث کے متعلق کیا جواب ہے کیونکہ اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق پر سخت الزام آتا ہے لہٰذا برائے مہربانی اس ساری کی ساری حدیث کا تحقیقی اور الزامی جواب دے کر مشکور فرماویں ۔

یہ الزام مولوی اسمٰعیل گوجروی نے جو شیعہ کا مبلغ اعظم ہے یہ دیا ہے ۔

جواب :-

مفصل جواب تو حضرت مولانا صاحب ہمدم ہی دیں گے ہم یہاں مختصر عرض کرتے ہیں کہ یہ گمان کرنا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تا دم آخیر ناراض ہونا ہی باطل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ والذین آمنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الی آخرہ ، یعنی جو لوگ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے وہ کافروں پر سخت ہیں ، یعنی ان کے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ ناراض ہیں ۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر نرم دل اور ہیں ۔ حضرت فاطمۃ الزاہرہ اور حضرت ابوبکر صدیق داروں میں ہیں لہٰذا یہ آپس میں نرم دل اور مہربان ہیں ۔ اس کے برعکس یہ عقیدہ قائم کرنا کہ فاطمہ آخیر دم ابوبکر صدیق کے ساتھ ناراض رہیں منطوق قرآن کے خلاف ہے ۔ لہٰذا باطل ہے ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ باغ فدک میں حضرت کا ناراض ہونا اجتہادی خطا کی بنا پر تھا ۔ اور دائمی تھا ۔ جب حضرت ابوبکر صدیق نے نحن معاشر الانبیاء والی حدیث پڑھکر سنائی تو باغ فدک کا مطالبہ ترک کر دیا ۔ اور ابوبکر سے راضی ہوگئیں ، حدیث میں وہ لفظ ہے جس سے ثابت ہو کہ فاطمہ آخیر دم تک صدیق سے

سوال :-

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی صحابی نے بول پیا تھا۔اس کا ثبوت اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سراج امتی فرمانے کا ثبوت درکار ہے ؟

جواب :- شفا صہ ۳۹ جلد ا

وقد روی نحو من ھذا فی امراۃ شربت بولہ وقال لھا لن تشتکی وجع بطنک ابداً ولم یامر واحداً منھم بغسل فم ولا نھاہ عن عودہ وحدیث ھذہ المراۃ التی شربت بولہ صحیح الزم الدارقطنی مسلماً والبخاری اخراجہ فی الصحیح واسم ھذہ المراۃ برکۃ واختلاف فی نسبھا وقیل ھی ام ایمن "

یعنی ایک عورت نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بول نوش کیا ' آپ نے اس کو فرمایا نہیں کبھی پیٹ کا درد نہیں ہوگا۔ آپ نے اسس کو منہ دھونے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ پھر ایسا کرنے سے اس کو منع فرمایا ، اسس عورت کی حدیث جس نے بول پیا تھا صحیح ہے۔ اسس عورت کا نام برکت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ عورت ام ایمن ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہتی تھی۔ مدارج النبوۃ و دیگر سیرت کی کتابوں میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

سراج امتی والی حدیث بعض فقہا نے آپ کے مناقب میں بیان کی ہے کہ آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ جب آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کے روضۂ مطہرہ پر کھڑے ہو کر باادب سلام عرض کیا تو روضۂ پاک سے سنا گیا وعلیک السلام یا سراج امتی ۔ اکثر بزرگوں نے اس کو نقل کیا ہے اور اگر آپ نے فرمایا ہو تو اس میں کیا ہے آپ اُمت کی رہنمائی کرنے کے اعتبار سے بھی اُمت کے سراج ہی ہیں۔ اسس میں وہی شک کرتا ہے۔ جو آپ کا مخالف اور حاسد ہو۔

سوال :-

مؤذن کو جو لڑکے یا لڑکی کے کان میں اذان دیتا ہے ' شیرینی یا نقد دینا جائز ہے ؟

جواب :- بچے کے کان میں اذان دینے میں صرف اسی قدر ثابت ہے کہ بچے کے خاندان کا کوئی بزرگ اذان اور اقامت کہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اذان دے تو یہ بھی جائز ہے نقد اور شیرینی دینے میں گھر والوں کا اختیار ہے دیں یا نہ دیں۔ کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نقد یا جنس سے پیش کش کرنی منقول نہیں ہے کیونکہ مستحق کو اس موقعہ پہ کچھ دے دینا خیرات میں سے ہے اور جائز ہے بشرطیکہ یہ رسم نہ ہو جائے یعنی حد وجوب تک نہ پہنچے کیونکہ قرآن میں آیا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی اجرت کی نیت سے اذان دیتا ہے تو اذان میں اجرت کا لینا جائز نہیں ہے چنانچہ علماء نے کہا ہے کہ اذان دینی بچے کے کان میں عبادت کی قسم ہے۔ اور عبادت پر حنفیوں کے نزدیک اجرت لینی یا دینی جائز نہیں ہے۔ ہدایہ اور شرح وقایہ میں اجرت پر عبادت کی حرمت پر یہ آیہ کریمہ لکھی ہے ان اجری الا

علی اللہ اور مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان اور اقامت اس کو نہلانے کے بعد کپڑے میں لپیٹ کر دیں ، اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کے وقت اپنے منہ کو دائیں بائیں جانب پھیریں ۔ اور خرما سے بچے کی تحنیک بھی مستحب ہے چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے ۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیہم ویحنکہم اور تحنیک سے مراد کھجور کو چبا کر بچے کے تالو سے ملنا ہے اسی طرح ہر میٹھی چیز تحنیک میں کھجور کے حکم میں ہے ۔ لیکن کھجور افضل ہے ۔

سوال :-

قصور حوض والی مسجد میں ایک واعظ صاحب لائل پور سے تشریف لائے انہوں نے کہا کہ اللہ بے نماز ، بے زکوٰۃ ، منزہ ہے ، مگر بے درود نہیں ۔ ایسے واعظ کے متعلق کیا حکم ہے

جواب :-

بیشک اللہ تعالےٰ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ و السلام پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کا صلوٰۃ بھیجنا یہ ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب پر رحمت نازل کرتا ہے ۔ ہمارا صلوٰۃ بھیجنا یہ ہے کہ ہم رب العالمین سے آپ پر نزول رحمت کی درخواست کرتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ جس حیثیت سے ہم صلوٰۃ کا تحفہ بھیجتے ہیں اس حیثیت سے اللہ تعالیٰ بے درود ہے ۔ ہم صلوٰۃ پڑھتے ہیں وہ صلوٰۃ یعنی رحمت بھیجتا ہے ۔ ہمارے صلوٰۃ اور اس کے صلوٰۃ کے درمیان بہت بڑا فرق ہے ، اس کے صلوٰۃ کو بندوں کے صلوٰۃ پر قیاس کر کے کہنا کہ وہ بے درود نہیں نری جہالت ہے ۔ اور پھر اس پر قیاس کر کے اس کے مقابلہ خدا تعالےٰ کو بے نماز ، بے زکوٰۃ ، کہنا اس سے بھی بڑھکر جہالت ہے ، بے نماز وہ ہے ، جس پر نماز فرض ہو اور نہ پڑھے ، بے زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس پر فرض ہے مگر دیتا نہیں اور یہ شان بندے کی ہے ، رب تعالیٰ کی نہیں ، ان کلمات سے کفر لازم آتا ہے ۔ واعظ کو اور سننے والوں کو اس سے توبہ کرنی لازم ہے اور ایسے واعظین جن کو شریعت کے اصول و قواعد کا علم نہ ہو وعظ سننا جائز نہیں

ع

زجاہل گو بنزہ چوں تیر باشں
نیامیختہ چوں شکر شیر باشں

ارتحال

مظفر آباد :- حاجی خواجہ غلام رسول صاحب جو حضرت قبلۂ عالم امیرِ ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ مخلص یار تھے دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں ۔

اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے جملہ قارئین سے استدعا ہے کہ ان کے لئے دعاءِ مغفرت کریں ۔

(ادارہ)

وفات حسرت آیات

نہایت رنج والم اور یاس وحسرت کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک قدیم بزرگ پایہ طریقت مولوی حاجی محمد فیاض الدین صاحب رامپوری نقشبندی مجددی جماعتی نے اپنے وطن ریاست رامپور (یوپی انڈیا) میں ۱۵ اگست ۶۳ء روز پنجشنبہ کو شب میں گیارہ بجے رحلت فرمائی، انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کئی سال سے فالج میں مبتلا اور صاحب فراش تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے، مراتب اخروی بلند فرمائے۔ ناظرین سے بھی استدعا ہے کہ دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحوم نہایت خوش رو، خوش خو، نیک سیرت، پاک باطن، مخلص متواضع، مہمان نواز، فیاض طبع تھے۔ اور بڑے عالم فاضل تھے۔ مدرسہ عالیہ رامپور میں درس نظامی سے فراغت تحصیل کے بعد السنہ کے امتحانات پنجاب و الہ آباد کے کالج وغیرہ میں کامیابی حاصل کی اور عمر بھر تدریس و تعلیم میں مشغول رہے حتیٰ کہ سرکاری مدرسہ رامپور سے وابستہ رہ کر پنشن حاصل کی۔ مرحوم نہایت خوش طبع، بذلہ سنج، شاعر و ادیب تھے خصوصاً فن تاریخ گوئی میں استادانہ کمال رکھتے تھے، مرحوم نے بڑی عمر پائی ان کا تاریخی نام اختر الدین تھا جس سے ان کا سال ولادت ۱۲۹۶ھ نکلتا ہے اس حساب سے وفات کے وقت ۸۷ سال کی عمر تھی۔ مرحوم نماز باجماعت کے ایسے عادی اور عاشق تھے کہ امراض سے معذور، صاحب فراش ہونے کے باوجود اذان کو سن کر تڑپ جاتے تھے۔ مرحوم کے بڑے فرزند مولوی ضیاء الدین صاحب اپنے سلسلہ عالیہ جماعتیہ کے عاشق اور صاحب اجازت ہیں ہر جمعہ کو اپنے مکان پر حلقہ ختم شریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے تمام ورثا اور اہل خاندان کو صبر کی توفیق بخشے (حامد حسن قادری از کراچی)

۷۸۶

تاریخ وفات

قدسی نہاد مولوی فیاض الدین خاں (رامپوری)

۱۹۶۳ء

منجانب احقر محمد راشد علی جماعتی بجہرالوی

۱۹۶۳ء

ہیں یہاں قبلہ مولوی فیاض ۔ کہ خوب راحت میں اپنی تربت میں
پھیر کر منہ جہانِ فانی سے ۔ کہ چین فرما رہے ہیں جنت میں
زندگی میں تھے کس قدر بافیض ۔ کہ وقف خلق خدا کی خدمت میں
عالم و صوفی و کریم صفات ۔ کہ نیک خصلت ہیں، پاک طینت میں
کس قدر بہر جود و بحر کرم ۔ کہ کس قدر باکمال رافت میں
فکر تاریخ کیا کروں راشد ۔ دل ہے رنجور انکی فرقت میں

مرد صالح تھے نقشبندی تھے ۔ کہ غرق تھے شیخ کی محبت میں
پائیں فضل خدائے برتر سے ۔ کہ جائے اعلیٰ جوار رحمت میں
حق میں واصل ہیں مولوی فیاض ۔ کہ کہہ دو راشد یہ سال رحلت میں

۱۳۸۳ھ

غرق رحمت ہے یہ بھی ہے تاریخ ۔ کہ ہیں یہ قرب شفیع امت میں

۱۹۶۳ء ۱۳۸۳ھ

فرمایا آدمی کا سینہ چھوٹی دنیا یعنی چھوٹا عالم ہے، اس میں یعنی آدمی کے دل میں خیال اور تصور کے ذریعہ عالم مثال سے صورتیں آ جاتی ہیں، یہاں تک کہ خدا کے راہ پر چلنے والے سالک یعنی مرید اور مریدنی کے تصور اور پاک خیال سے اوروں کے مقاموں کی اور حالوں کی کیفیتیں بھی مثال کے عالم سے آدمی کے خیال کے عالم میں آجاتی ہیں جو دل کی آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ سر کی آنکھ سے نظر نہیں آتیں کیونکہ سر کی آنکھ کا نور وہ طاقت نہیں رکھتا جو آسمانوں سے نکل کر عالم مثال تک پہونچے اور جو کچھ مثال کے عالم میں ہوتا ہے دیکھے وہ آنکھ تو مٹی کے دیوار کے پیچھے بھی نہیں دیکھتی۔ یہ تو دل کی آنکھ کے نور کی طاقت ہے جو زمین آسمانوں کے سب پردوں میں سے نکل جاتی ہے۔ اور خیالِ پاک کی مدد سے مثال کے عالم میں پہونچ کر سب مثالی روحانی صورتیں اور حال جو ان کے ہو چکے ہیں اور جو ہونگے سب دیکھتی ہے جیسے اپنے پیارے پیر صاحب کی مثالی صورت اور پیر بھینیوں وغیرہ کی صورتیں مرید دیکھتے ہیں یہ دل کی آنکھ اللہ کے ذکر کرنے سے کھلتی ہے اور بہت سے مسائل عالم مثال کے سمجھائے جو بوجہ طوالت نہیں لکھی اس کو لیا باندی نے اپنی "دل کی کتاب" میں خوب وضاحت سے لکھا ہے۔

۲۳۔ رمضان المبارک ہم دونوں بہنیں حاضر خدمت ہو کر شرف زیارت سے مشرف ہوئیں۔ آج ہمارے ساتھ کچھ مستورات اہل محلہ بھی تشریف لائی تھیں سب مل کر حلقہ توجہ میں بیٹھیں توجہ سے اٹھ کر ایک بہن نے عرض کیا یا حضرت پیر صاحب اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں نماز میں ہر نماز کے بعد مراقبہ کرتی ہوں تو ایک قسم کی نیند سی آ جاتی ہے اور بعد عشاء تو اس حالت میں بہت وقت گزر جاتا ہے۔ یہ کیا حالت ہے میں بہت ہوشیار رہنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں مگر جہاں مراقبہ میں اللہ اللہ کیا فوراً نیند آ گئی۔ فرمایا یہ کیفیت بہت اچھی ہے اس کو غیبت اور بیخودی کہتے ہیں نسبتِ نقشبندیہ کی محمدی تجلی اس کے جذب اور قوت سے یہ آتی ہے یہ بہت مبارک ہے۔ ہوشیار ہونے کی کوشش نہ کیا کرو خود ہی ہوش آ جاتا ہے، تھوڑی دیر کی جو غیبت اور بے خودی تھی چلی جاتی ہے فرمایا چند بزرگوں کے حالات جن کو یہ غیبت اور بیخودی بہت ہوتی تھی سناتا ہوں۔

فرمایا حضرت علاؤ الدین عطار کے فرزند خواجہ حسن عطار کے بدن مبارک میں اسی نقشبندیہ نسبت کی محمدی تجلی بڑی جذب اور قوت والی بھری ہوئی تھی۔ جو کوئی ان کے بدن مبارک کے ہاتھ لگاتا تھا یا ان کی طرف دیکھتا تھا اس پر غیبت اور بیخودی کی حالت آ جاتی تھی اور وہ بیخود اور بیہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ اس کو اپنی خبر نہیں رہتی تھی کہاں ہوں

فرمایا مولانا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ کے ایک مرید تھا طریقے کے ذکر و شغل میں بہت رہتا تھا اس نے اپنے پیر سے عرض کیا کہ میں عشاء

کی نماز کے بعد اپنے حجرے میں مراقبہ میں بیٹھتا ہوں تو مجھ پر ہر طرف سے نور ہی نور برستا ہے اور اس نور میں اپنے آپ سے غائب ہو جاتا ہوں۔ صبح تک اسی غیبت اور بیخودی کی حالت میں رہتا ہوں، پیر صاحب نے فرمایا مبارک ہو یہ حالت بہت اچھی ہے اسی غیبت اور بیخودی ہوتے ہوتے اور اپنے آپ سے غائب ہوتے ہوتے ہوش ظاہری بالکل غائب ہو جاتی ہے پھر جو ہوش قائم ہوتی ہے وہ ظاہری نفسانی ہوش نہیں ہوتی وہ فنا ہو چکی ہے یہ باطنی ہوش اور باطنی شعور ہوتا ہے جس سے مرید اور مریدنی ہوش ظاہری کی طرح سب دنیا کے کام کاج کرتا ہے۔ فرمایا اس مقام میں حضرت مولانا شمس الدین روحی فرماتے ہیں کہ مرید ہونے کے بعد شریعت شریعہ میں، میں نے ایک دن جامع مسجد میں نماز پڑھی اور اپنے طریقے میں مشغول ہو گیا۔ تو اس میں ایک دم مجھ پر غیبت اور بیخودی کی حالت طاری ہو گئی۔ پھر تو میرا یہ حال ہو گیا دو دو تین تین دن میں ایک بار مجھ پر یہ غیبت بےخودی کی حالت ہوتی تھی۔ پھر روزانہ ہوتی تھی پھر دم بدم ابھی ہوش آیا ابھی بیخودی طاری ہو گئی۔ کئی کئی روز یہ حالت رہتی کہ ہوش ظاہری آتی ہی نہیں تھی اس کے بعد یہ حال ہوا کہ بیخودی غیبت کم ہونے لگی تو میں ڈرا کہ مجھ میں کچھ نقص باطن کا ہو گیا، میں نے اپنے پیر صاحب سعد الدین کاشغری سے یہ حال

عرض کیا کہ میری بیخودی غیبت کی حالت میں کمی آ گئی ہے اس سے میں خوف زدہ ہوں فرمایا۔ ڈرو نہیں غیبت کا بار بار آنا جانا جو تھا وہ باطن کے ضعف سے تھا۔ اب باطن میں کچھ قوت آ گئی ہے غیبت اور بیخودی کی حالت اب بھی تم پر طاری ہے آ گئی نہیں۔ اب غیبت باطن میں رم گئی ہے اب تم کو جو ہوش ظاہری معلوم ہوتا ہے وہ باطن کا ہوش ہے، پہلے جو تھا وہ حال تھا۔ اب وہ حال مقام ہو گیا ہے غیبت کا آنا جانا ختم ہو گیا۔

ابا جان صاحب نے فرمایا اب تم سمجھیں کہ یہ غیبت اور بیخودی کی حالت کیسی اچھی حالت ہے جب حال سے مقام بن جاتا ہے اس وقت جو مرید اور مریدنی کو ہوش اور شعور ہوتا ہے وہ باطن کا ہوش اور شعور ہوتا ہے اس سے پہلے جو ظاہر والا شعور تھا وہ نہیں ہے۔

فرمایا، پیارے پیروں کی ہوش و شعور کا بھی یہ ہی حال ہوتا ہے کہ ان کی بیرونی اور ظاہری ہوش و شعور فنا ہو جاتا ہے۔ باطن کا شعور اور ہوش آ جاتا ہے جس سے وہ سب کام دنیا کا کرتے ہیں، یہ باطن کی نوری روحی ہوش ہے ظاہری ہوش فنا ہو کر اس کی جگہ باطنی ہوش آ گئی ہے غیبت نے باطن میں اپنا گھر کر لیا ہے۔ فرمایا جو مرید اور مریدنی اپنے طریقے ذکر شغل میں مراقبہ کرتے ہیں اور اس میں غیبت آتی ہے بیخودی آتی ہے، وہ ظاہر کی توقع

مسلسل

بہشت شدّاد

از قلم حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب زاہد چشتی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ سراجیہ کراچی

شداد چونکہ صاحب فہم و فراست تھا۔ یہ سرمہ مشیت کا پہلا عطیہ تھا جو محض اس باغی ظالم کافر کے لئے تھا۔ حکم الٰہی سے حجابات ظاہری اس کے تے اٹھ گئے تاکہ یہ زمین سے خزانے حاصل کر سکے اور اس سے فائدہ حاصل کرے۔ اور شکر الٰہی بجا لائے مگر ایسا نہ ہوا۔ اس کے لئے اسکی ذہانت اور قدرت کی مشیت نے دستگیری کی۔ شداد نے فوراً آنکھیں بند کر لیں، سلائی اور سرمہ دانی، مضبوط پکڑ لی اور غل مچا دیا ہائے ہائے میری آنکھیں پھوٹ گئیں۔ بچاؤ! بچاؤ! ان ظالموں سے، یہ شاہی ملازم گھبرا گئے اور ڈر کے لشکر کے پیچھے ہی بھاگے شداد بمعہ سلائی اور سرمہ دانی کے گھر واپس آیا اور اپنے باپ سے سارا ماجرا سنایا۔ مکھیا باپ نے کہا بیٹا، تو نے نہایت ہوشیاری دکھائی ایسی ہی ہوشیاری سے ان خزانوں کو حاصل کرنا ہے گھر میں گدھے اور خچر موجود ہیں اعتبار کے لوگ ساتھ لے کر جاؤ اور خزانے کھود لاؤ، غرض یہ عمل باپ کی نگرانی میں شروع ہو گیا اور کروڑوں روپیہ جمع کر لیا اس نے اس کام کے ساتھ ساتھ اپنے ہمجولیوں کی جماعت بنائی خود قائد بن گیا کچھ عرصہ بعد اس کی قوت بہت بڑھ گئی اسی دوران باپ کا انتقال ہو گیا، یہ باپ کی جگہ گاؤں کا مکھیا ہو گیا۔ اب اس نے اس قدر ترقی کی کہ علاقہ کے سردار کو مجبوراً مداخلت کرنی پڑی مگر ہاتھی کے دانت باہر آ چکے تھے اور نہایت مضبوط اور نوکیلے ہو چکے تھے لہٰذا اس کش مکش میں علاقہ کا سردار مارا گیا۔ جب اس خون ناحق کی اطلاع مرکزی حکومت کو ملی تو گرفتاری کا حکم ہوا مگر یہ سپاہی مارے گئے مجبوراً لشکر شاہی مقابلے پر آیا۔

مگر اس وقت کیا ہو سکتا تھا۔ جبکہ شداد جوان تھا۔ ہما کا سایہ اس کے سر پہ تھا۔ قدرت کی مشیت اس کی پشت پناہ تھی۔ لہٰذا پہلے ہی مقابلہ میں لشکر شاہی کو شکست ہوئی۔ آج یہ شہر فتح ہوا کل وہ شہر فتح ہوا الغرض پورا ملک اس کے قبضہ میں آ گیا۔ اور بادشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی اس نے ارد گرد کے ممالک فتح کر لئے، جدھر رخ کیا فتح و نصرت نے قدم لئے یہاں تک کہ آدھی دنیا کا بادشاہ ہو گیا کچھ عرصہ بعد اس کے مقابلہ کا بادشاہ اور اسکی قوم کا ہی شدید بادشاہ رہ گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اب یہ بچہ یعنی شداد تمام دنیا کا بادشاہ تھا۔

(اس کے بعد پھر کیا ہوا،
اس کا انتظار کیجئے)

اطلاعات

• عرس شریف احمد آباد

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی بارھواں سالانہ عرس شریف' زبدۃ العارفین۔ قدوۃ السالکین۔ اعلیٰ حضرت امیرِ ملت مولانا الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز کا بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء بروز جمعرات مسجد بلالی صاحبہ (جس کے مینار ہلانے سے ہلتے ہیں) بڑی شان و شوکت سے سرپرستی حضرت مولانا مولوی الحاج حکیم مولانا محمد محبوب شاہ صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز سرکار علی پوری رح منعقد ہوا علاوہ شہر کے بیرونجات سے بھی کافی یارانِ طریقت بغرض شرکت تشریف لائے۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی لاکھوں کی تعداد میں کلمہ شریف اور قرآن شریف کے ختم پڑھے گئے بعد نماز ظہر ختم خواجگان و ختم مجددیہ و معصومیہ پڑھے گئے اور تمام حاضرین کو چائے پلائی گئی بعد ازاں مولانا مذکور نے ایمان افروز تقریر فرمائی جس سے حاضرین کے قلوب زندہ ہوگئے بعدہٗ نعت خوانی صلوٰۃ و سلام و دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اور ہزارہا افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ امسال بھی مراد آباد سے اعلیٰ حضرت حکیم الملت الحاج صوفی پیر شیخ محمد طاہر شاہ صاحب مدظلہ نے شرکت فرمائی ؛

• سالانہ اعراس حضرت محبوب سبحانی رضؓ و حضرت محبوب الٰہی رضؓ

مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۵/۶ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب کو زیر اہتمام محفلِ غوثیہ کرشن نگر و حلقۂ محبانِ اولیاء رض مغربی پاکستان لاہور، محبوبِ سبحانی، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رض اور سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیا رض کا عرس منایا گیا۔

پروگرام مقررہ کے مطابق عصر سے مغرب تک ختم قرآن و ایصالِ ثواب ہوا، مغرب کے بعد حاضرین کی بے تکلف کھانے سے تواضع کی گئی۔ عشاء کے بعد قوالی کی محفل برپا ہوئی۔ جس میں بزرگانِ دین کی تعلیم اور ان کے ذکرِ پاک کو بڑے والہانہ انداز میں پیش کیا گیا۔ میر مجلس کے فرائض محفل غوثیہ کے سربراہ جناب طفیل احمد خاں صاحب نے انجام دیئے۔ جناب طفیل احمد خاں صاحب بڑے پرجوش کارکن اور دردِ دل رکھنے والے مسلمان ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے اور قابلِ فخر بھی کہ اربابِ محفل غوثیہ ہر ماہ باقاعدگی سے مجلسِ ذکر و فکر منعقد کرتے ہیں۔ اور حاضرین کو کھانا بھی پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محفل غوثیہ کی ترویج

دواں بھائی طفیل صاحب کو بزرگانِ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین ۔ ثم آمین

راقم :- خادم الفقراء خواجہ عزیز نظامی۔ کاشمیری ۔ ناظم حلقہ محبانِ اولیاء ۱۳۱ نسبت روڈ ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

•

• بزرگانِ دین کی روحانی زندہ کرامات

تقریباً ایک سال ہوا کہ میرے آقا و مولا سجادہ نشین مولانا مولوی کامل و اکمل حافظ نور احمد صاحب قصوری مدظلہ العالی کی آمد سُن کر خادم نے ایک لڑکا (جس کا نام محمد رفیق ہے) کو ملتان اپنی اہلیہ کو لانے کے لئے بھیجا ' ملتان اسٹیشن ' سے میری بیوی زنانے ڈبہ میں اور مسمی مذکور ' ہمراہی مردانہ ڈبے میں بیٹھ گئے جب لودھراں کا اسٹیشن آیا اس وقت میری بیوی اور اس کی کمسن بھتیجی اتر گئیں اور محمد رفیق گاڑی میں سوتا ہوا بھاولپور تک چلا گیا ۔ اس کو کسی بزرگ ہستی نے جگایا اور ٹکٹ دلایا اور کہا کہ تو سوتا ہے ، اور لودھراں میں تمہاری سواریاں پریشان ہیں ۔ وہ لودھراں واپس آیا اور ان سے ملا وہ واقعی پریشان تھیں بعد ازاں کہروڑ پکا آ گئے جب لڑکے نے میرے حضور کی زیارت کی تو پھر اس نے مجھے آ کر کہا کہ ماسٹر جی یہ آپکے پیر صاحب تو مجھے بھاولپور اسٹیشن پر ملے تھے اور انہوں نے ہی مجھے جگایا تھا ۔ اور کہا یہ ہے کر ٹکٹ دلایا تھا ۔ پھر میں نے اس مضمون کو انوار الصوفیہ میں بذریعہ لفافہ شائع کرانے کے بھیجا بھی لیکن وہ میرا لفافہ پہنچ نہ سکا ۔ لہذا امسال بھیج رہا ہوں ۔ فقط

غلام [illegible] قریشی مہاجر قصبہ کانھور تحصیل [illegible] ضلع روہتک حال آباد کہروڑ پکا تحصیل لودھراں

•

• انتباہ

بھارت کے ہر خریدار کو رسالہ روانہ کر دیا جاتا ہے ڈاک کی غلطی سے اگر کسی صاحب کو رسالہ نہ پہنچے تو وہ براہِ راست دفتر رسالہ انوار الصوفیہ ۔ قصور پاکستان کو اپنی شکایات لکھیں تاکہ دوبارہ روانہ کر دیا جائے ۔ رسالہ قصور سے روانہ ہوتا ہے مراد آباد شکایت لکھنا بیکار ہے ۔ بعض خریداروں کے ذمہ شروع سے چندہ بقایا واجب الادا ہے لہذا فوراً بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں :-

حاجی صوفی محمد طاہر شاہ صاحب
جماعتی ۔ نقشبندی محلہ تھبا کو والا ۔ مراد آباد ۔ یوپی

•

ضروری اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنے نام کے ساتھ ساتھ چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ جواب میں دیر ہونے کا امکان ہے ۔

(مدیر)

نعت شریف

از مدیر مسئول

نظر تھی منتظر جس کی وہ عالم کا وقار آیا
محمد نورِ یزدانی حبیب کردگار آیا
گلستانِ رسالت میں کھلے توحید کے غنچے
حیاتِ روح کا ساماں لئے ابرِ بہار آیا

●

زبانِ حق بیاں تیری تعالی اللہ کیا کہنا
صداقت کا مخالف کو بھی تیری اعتبار آیا
سفینہ غرقِ عصیاں ہو نہ جائے یا رسول اللہ
پناہ جویاں ترے در پر بچشم اشکبار آیا

●

گناہوں کا اٹھا کر بوجھ بیخوف و خطر یارب
شفاعت کے بھروسے پر حشر میں گنہگار آیا
مصائب میں گھرا جب میں تو تیری دستگیری کو
زباں پہ نام احمدؐ کا مری بے اختیار آیا

●

تجھے تھے جانتے سارے سماوالے زمیں والے
تری آمد کا عالم پر سبھی کو انتظار آیا
درخشاں گوہرِ وحدت مجسم رحمتِ عالم
جہاں میں فخرِ موجودات وہ عالی تبار آیا

●

ایک گناہ کا اعتراف
اور اس سے
توبہ

بشرطیکہ حضرت مولانا بخشی مصطفےٰ علی خاں مہاجر مدینہ منورہ اپنے اس کفر کے فتویٰ کی جو صرف ایک جلسہ فاتحہ خوانی کی روئیداد اگست کے شمارہ میں چھاپنے کی وجہ سے ایڈیٹر "انوار الصوفیہ" کو دیا ہے علماء کرام جن کی مسائل اسلامیہ شرعیہ پر وسیع نظر ہو توثیق کروالیں۔ اور خود بھی شریعت کے اصول کو پیش نظر رکھکر اس پر نظر ثانی کریں۔

اگر اس کے بعد ایڈیٹر کا کفر محقق ہوگیا تو ایڈیٹر "انوار الصوفیہ" کو جلی حروف سے اپنا توبہ نامہ شائع کرنے میں کوئی توقف نہیں ہوگا ؛

(ایڈیٹر انوار الصوفیہ۔ قصور)

بواسیر کافور

اس لئے کہ مدینہ منورہ سے وہاں کے ایک بزرگ اور عامل نے بواسیری چھلے جو انہوں نے اپنے خاص عمل سے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں دفتر انوار الصوفیہ میں بھیجے ہیں ان کا فرمانا ہے کہ بواسیر کا کوئی مریض اس چھلے کو پہننے کے بعد بواسیر میں مبتلا نہیں رہ سکتا خواہ بواسیر خونی ہو یا بادی نئی ہو یا پرانی۔ حاجتمند حضرات بہت جلد منگوالیں ایسا نہ ہو کہ چھلے ختم ہو جائیں اور آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں قیمت فی چھلہ پانچ روپے علاوہ محصولڈاک زیادہ منگوانے پر محصول ڈاک وہی ہوگا جو ایک پر لگتا ہے۔ پتہ دفتر انوار الصوفیہ قصور ضلع لاہور

اخبار آستانہ عالیہ علی پور شریف

۳۰۔ اگست بروز جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ میں قیوم زماں حضرت مولانا الحاج امیرِ ملت محدث علی پوری و زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین حضرت مولانا الحاج سراج الملت محدث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عرس شریف بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے منعقد ہوا جس میں دور دراز سے یارانِ طریقت کا بڑا اجتماع تھا۔ ان کی مہمان نوازی پلاؤ زردہ مرغ گوشت روٹی پرتکلف کھانے سے کی گئی۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد سے قریباً ۲ بجے آخیر شب تک مجلس وعظ اور نعت خوانی منعقد ہوئی حضرت مولانا محمد شریف صاحب ڈسکوی اور حضرت مولانا محمد شفیع والا اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ نے فضائلِ ذکر پر تقاریر فرمائیں۔ اور حاضرین کے قلوب کو تابندگی بخشی ہے علامہ زماں حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب نے بیعت اور نماز کے موضوع پر نہایت مدلل اور مبرہن فاضلانہ تقریر دلپذیر فرمائی۔ جس سے حاضرین نہایت متاثر اور محظوظ ہوئے قریباً ۲ بجے یہ نورانی محفل صلوٰۃ و سلام پر اختتام پذیر ہوگئی.........

علامہ جوہر الملت مولانا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی لائل پور رونق افروز ہیں ۶-۷- اکتوبر کو موضع مقبول پورہ علاقہ گوجرہ منڈی حضرت صاحب قبلۂ عالم امیرِ ملت محدث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سالانہ عرس شریف میں جو حضرت مولانا پیر سید محمد طفیل شاہ صاحب کے زیرِ اہتمام ہوتا ہے تشریف لے جائیں گے حضرت پیر سید نذر حسین شاہ صاحب اور پیر سید انور حسین شاہ صاحب اور پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب و دیگر صاحبزادگان علی پور شریف رونق افروز ہیں حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علاقہ کھبل سے تشریف لے آئے ہیں۔ مدرسہ عالیہ نقشبندیہ علی پور میں قریباً چالیس طلبہ زیرِ تعلیم ہیں ان کی امداد کرنا یارانِ طریقت کا فرضِ اولیں ہے ؛

Regd. No. L. 7478 OCTOBER 1963

The Monthly

ANWAR-UL-SOOFIA

مکتبہ انوار الصوفیہ

کی شریعت وطریقت کے انوار سے دلوں کو جگمگانے والی کتابیں

ملفوظات امیر ملت رح یہ مبارک مجموعہ حضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کے مواعظ اور پند و نصائح کا مرقع اور اہل سنت و جماعت کے مسلک کا مصدق و مؤید ہے۔ جملہ اہل اسلام اور خصوصاً یاران طریقت کے پاس یہ مبارک کتاب ضرور ہونی چاہئے۔ قیمت ۲/- روپے

یاران طریقت یا پیر بھائی یہ نورانی کتاب بھی اعلیٰ حضرت امیر ملت علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان تقاریر کا دل نشین مرقع ہے جو آپ نے الحب فی اللہ کی اہمیت میں فرمائیں۔ اس میں یاران طریقت اور پیر بھائیوں کو جس طرح آپس میں رہنا چاہیئے وہ سبق اس کتاب سے پڑھیئے۔ قیمت ایک روپیہ

مجموعہ نعتیات راقب جناب راقب صاحب کی تمام پنجابی نعتیں جو بڑی مقبول اور ہر محفل میلاد میں پڑھی جاتی ہیں آجکل نایاب تھیں، ادارہ انوار الصوفیہ نے بڑی محنت نے بڑی محنت سے ان کو تلاش کر کے ایک ہی جگہ جمع کر کے چھپوا دیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت ۱۲/

اربعین ضیائیہ اس میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ شرح کے ضمن میں بھی کئی حدیثیں آگئی ہیں۔ یہ نورانی کتابچہ حقوق والدین اور حقوق زوجین پر خصوصیت سے بڑی تفصیل سے تبصرہ کرتا ہے۔ قیمت ۶/

آئینہ طہارت یہ کتابچہ بچوں کے پڑھنے کے واسطے فقہ کی کتاب ہے جس میں طہارت سے متعلقہ جملہ مسائل بڑی تفصیل اور وضاحت سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴/ یا ۲۵ نئے پیسے

البرہان الجلی علی نفی ظل النبی اس کتابچہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین نور ہونے اور آپ کے سایہ نہ ہونے پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب گوہر اور مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور منکرین کے تمام شکوک و شبہات کا مدلل جواب ہے۔ قیمت ۴/

کتب کے متعلق جملہ مراسلات مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے

مولوی ضیاء احمد منیجر مکتبہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خاں قصور